110860 ـ حيض سے غسل ميں شك كى حالت ميں روزہ ركھا جائے تو كيا اس كى قضاء ہو گى ؟

سوال

ميں عبادات ميں بہت زيادہ وسوسے كا شكار رہتى ہوں اور خاس كر طہارت كے معاملات ميں كہ جب مجھے ماہوارى آتى ہے تو ميں طہر آنے كى انتظار نہيں كرتى بلكہ خون خشك ہونے كے فورا بعد غسل كر ليتى ہوں كيونكہ مجھے نماز نہ ادا كرنے كے گناہ كا احساس سا رہتا ہے، اور ميں دو يا اس سے بھى زيادہ بار غسل كرتى ہوں.
ميں نے رمضان سے دو روز قبل حيض كا غسل كيا اور چوبيس گھنٹوں كے بعد ميں نے گدلے سے رنگ كا سرخى مائل پانى ديكھا اور ميں نے ٹشو پيپر كے ساتھ اسے چيك كيا اور رات كے وقت غسل كر ليا تا كہ رمضان كا پہلا روزہ ركھ سكوں.
ميں نے يكم اور دو رمضان كا روزہ ركھا، اور رمضان كے دوسرے دن عصر كے وقت ميں نے زرد رنگ كا پانى سا ديكھا ليكن دوبارہ غسل نہيں كيا بلكہ سارے رمضان كے روزے ركھے.
اب رمضان المبارك كے بعد ميں گناہ سا محسوس كرتى ہوں كہ ميرا روزہ صحيح نہيں تھا، اور دوبارہ غسل نہ كرنے كى وجہ سے مجھے اس روزے كى قضاء كرنى چاہيے، اس ليے برائے مہربانى مجھے يہ بتائيں كہ آيا يہ روزہ صحيح ہے يا كہ مجھے قضاء ميں روزہ ركھنا ہوگا ؟
اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے آپ اس سلسلہ ميں مجھے كيا نصيحت كرتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

وسوسے دو آسان طريقوں سے علاج كيا جا سكتا ہے:

پہلا:

اللہ سبحانہ و تعالى كا كثرت سے ذكر اور اس كى اطاعت و فرمانبردارى كى جائے، كيونكہ اس سے دل كو سكون و راحت اور اطمنان حاصل ہوتا ہے، اور شيطانى وسوسہ اور تكليف و اذيت دور بھاگتى ہے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

وہ لوگ جو ايمان لائے ہيں ان كے دل اللہ كے ذكر سے مطمئن ہوتے ہيں، خبردار يقينا اللہ كے ذكر سے ہى دلوں كو

اطمنان حاصل ہوتا ہے الرعد (28).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

جس كسى نے بھى نيك و صالح اعمال كيے چاہے وہ مرد ہو يا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھى زندگى ديں گے اور انہيں ان اعمال كا جو وہ كرتے رہے ہيں بہتر اور اچھا بدلہ ديں گے

پس جب آپ قرآن مجيد كى تلاوت كريں تو شيطان مردود سے پناہ طلب كريں (اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم پڑھ ليا كريں) يقينا جو لوگ ايمان لائے ہيں اور اپنے پروردگار پر توكل اور بھروسہ كرتے ہيں ان پر شيطان كو كوئى راہ حاصل نہيں النحل (97 - 99).

اور اللہ رب العزت كا يہ بھى فرمان ہے:

كہہ ديجئے ميں لوگوں كے رب كى پناہ ميں آتا ہوں، جو لوگوں كا بادشاہ ہے، جو لوگوں كا معبود ہے، ہر اس خناس كے وسوسوں سے جو لوگوں كے سينوں ميں وسوسے ڈالتا ہے چاہے وہ جنوں سے ہو يا انسانوں سے سورة الناس.

ابن كثير رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سعيد بن جبير رحمہ اللہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كرتے ہيں كہ:

" لوگوں كے سينوں ميں وسوسے ڈالنے والے خناس سے "

اس سے وہ شيطان مراد ہے جو ابن آدم كے دل پر گھات لگائے بيٹھا ہے، جب كوئى انسان بھول جائے اور غافل ہو جائے تو وہ فورا وسوسہ پيدا كر ديتا ہے، اور جب وہ انسان اللہ كا ذكر كرتا ہے تو وہ شيطان وسوسہ ڈالنے سے رك جاتا ہے، مجاہد اور قتادہ رحمہم اللہ كا قول بھى يہى ہے.

اور متعتمر بن سليمان اپنے باپ سے بيان كرتے ہيں كہ:

مجھے بتايا گيا كہ شيطان يا وسوسہ ڈالنے والا خناس ابن آدم كے دل ميں پريشانى اور خوشى كے وقت وسوسہ ڈالتا ہے، اور جب وہ اللہ كا ذكر كرے تو وسوسہ ڈالنے سے باز آ جاتا ہے " انتہى

دوسرا:

وسوسہ پر توجہ ہى نہيں دينا اور اس كى طرف التفات نہ كرنا، اور اس كے علاوہ كسى دوسرے معاملہ ميں مشغول ہو

جانا اور وسوسے کو تسلیم نہ کرنا، کیونکہ یہ چیز اسے ختم کر دےگی اور وسوسے سے انسان عافیت و سلامتی میں رہے گا.

یہ علاج اگرچہ ابتدائی طور پر تو مشکل ہے لیکن بعد میں آسان ہو جاتا ہے، آپ کو چاہیےکہ آپ اس میں کوشش و جدوجھد کریں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد و معاونت طلب کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جن لوگوں نے ہماری راہ میں جدوجھد کی ہم انہیں یقینا اپنی راہ دکھاتے ہیں، اور یقینا اللہ سبحانہ و تعالی احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے العنکبوت (69).

ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے وسوسہ کی بیماری کے علاج کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" اس کی ایك بہت ہی مفید دوائی یہ ہے کہ اس وسوسہ سے اعراض کرتے ہوئے اس کی طرف توجہ اور التفات ہی نہ کیا جائے، اگرچہ دل میں تردد بھی ہو تو جب وہ اس کی طرف التفات نہیں کریگا تو یہ ثابت ہی نہیں ہوگا، بلکہ کچھ ہی دیر بعد وسوسہ جاتا رہےگا، یہ علاج اور دوائی مجرب ہے.

لیکن اگر اس کی طرف دھیان دیا جائے اور التفات کرے اور اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دے تو پھر وہ ہمیشہ تردد میں پڑا رہیگا حتی کہ وہ اسے پاگلوں کی صف میں پہچا کر چھوڑےگا.

بلکہ اس سے بھی قبیح اور بری چیز تك لے جائیگا جیسا کہ ہم نے بہت سارے وسوسے کے شکار افراد کو جنہوں نے وسوسہ پر عمل کرنا شروع کیا دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے " انتہی

ماخوذ از: الفتاوی الفقھیۃ الکبری (1 / 149).

دوم:

حیض سے پاکی کی دو علامتیں ہیں ان میں سے ایك بھی پائی جائے تو پاکی ہو جائیگی:

پہلی علامت:

خون بالکل خشك ہو جانا، مثلا اگر کوئی عورت روئی وغیرہ رکھے تو وہ بالکل صاف نکل آئے اور اس پر زردی یا مٹیالے رنگ کا کوئی دھبہ وغیرہ نہ ہو اور نہ ہی خون.

دوسری علامت:

سفید رنگ کا مادہ آنا، اور یہ سفید رنگ کا پانی ہوتا ہے جسے عورتیں پہچانتی ہیں.

حیض سے غسل کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے جب تك كہ طہر اور پاکی کا یقین نہ ہو جائے.

امام بخاری رحمہاللہ صحیح بخاری میں رقمطراز ہیں:

" حیض آنے اور ختم ہنے کے بارہ میں باب، عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس اپنی تھیلی بھیجا کرتی جس میں روئی ہوتی اور اس روئی پر زرد رنگ کے نشانات ہوتے تو عائشہ رضی اللہ تعالی انہیں فرماتیں:

جلد بازی مت کرو حتی کہ تم سفید رنگ کا پانی نہ دیکھ لو.

اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مراد حیض سے پاکی اور طہر تھا "

اسے امام مالك رحمہ اللہ نے موطا حدیث نمبر (130) میں روایت کیا ہے.

الدرجۃ: اس برتن یا صندوقچی کو کہتے ہیں جس میں عورت اپنی خاص اشیاء یعنی خوشبو اور روئی وغیرہ رکھا کرتی ہے، اور الصفرۃ سے مراد زرد رنگ کا پانی ہے.

سوم:

جب آپ بالکل خشکی محسوس کریں اور غسل کر لیں اور بعد میں پھر دوبارہ مٹیالے رنگ یا زرد رنگ کا پانی آنا شروع ہو جائے تو اس سے کوئی نقصان نہیں؛ کیونکہ طہر اور پاکی آ جانے کے بعد مٹیالے یا زرد رنگ کا پانی آنا حیض نہیں ہے؛ اس کی دلیل درد ذیل حدیث ہے:

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہم طہر اور پاکی کے بعد میٹالے اور زرد رنگ کے پانی کو کچھ شمار نہیں کیا کرتی تھیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (307) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر کوئی شخص پاکی اور طہر کا یقین حاصل کرنے کے لیے غسل اور نماز میں تاخیر کرتا ہے تو وہ گنہگار نہیں، بلکہ یہ تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے؛ کیونکہ حیض کی حالت میں نماز ادا کرنا حرام ہے.

چہارم:

فرض کیا کہ آپ نے صحیح طہر اور پاکی سے قبل ہی غسل کر لیا اور پھر بعد میں آپ نے غسل نہیں کیا تو آپ کا

پہلے اور دوسرے دن کا روزہ صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ آپ حالت حیض میں تھیں.

لیکن اس کے بعد کے روزے صحیح ہیں کیونکہ روزے کے لیے حیض اور جنابت سے غسل کرنا شرط نہیں ہے.

اس بنا پر اگر آپ نے خشکی دیکھی یعنی خون بالکل خشك ہو چکا تھا تو آپ کا غسل بھی صحیح ہے اور روزے بھی صحیح ہیں.

اور اگر آپ نے خسك ہونے سے قبل غسل کرنے میں جلد بازی سے کام لیا اور روزے رکھ لیے تو آپ کو چاہیے کہ آپ پہلے اور دوسرے دن کے روزے کی قضاء کریں، لیکن باقی ایام کے روزے صحیح ہونگے، اس میں آپ پر کچھ لازم نہیں آتا.

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ وسوسے کا علاج اس طریقہ سے کریں جو ہم اوپر کی سطور میں بیان کر چکے ہیں اور وسوسہ کی طرف توجہ اور دھیان مت دیں.

اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .